فتح نہیں ہوا بلکہ ان کے زمانے میں خود مسلمانوں کے اندر اختلافات پیدا ہوگئے لیکن پھر بھی حضرت علی رضی نے خوارج کی جماعت کو قتل کیا جو کہ باہم مسلمانوں میں فساد پیدا کررہے تھے۔ اس کے بعد ۴۰ھ میں ۶۳ سال کی عمر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی شہید کردیئے گئے ان کی شہادت کی کیفیت بھی اپنے اندر ایک مستقل مضمون کی اہمیت رکھتی ہے جو آئندہ انشاء اللہ اگر فرصت ملی تو قلمبند کرونگا۔

حضرت علی رضہ کی خلافت کے خاتمہ کے ساتھ ہی خلافت راشدہ کا بھی اختتام ہوگیا۔ کیونکہ حضرت ابوبکر و عمر و عثمان و علی رضی اللہ عنہم ہی کو خلفاء راشدین کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ خلافت راشدہ تقریباً ۱۱ھ سے ۴۰ھ تک قائم رہی۔

جنگ یرموک میں جذبۂ ایمانی کا ولولہ انگیز منظر

(از مولوی عبدالعزیز صاحب بکھوہری متعلم جماعت پنجم مدرسہ رحمانیہ)

یہ ناقابل انکار حقیقت ہے کہ جو شوق جہاد و حب نبوی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں تھا ہم اس کا تصور تک نہیں کرسکتے کیونکہ اس کیلئے خلوص نیۃ اور راسخ الاعتقادی کا ہونا ضروری ہے اور یہ چیز خصوصاً علماء اور عموماً تمام مسلمانوں کے دلوں سے قریباً مفقود ہوچکی ہے یہی وجہ ہے کہ ہم عموماً بجائے ترقی کے پستی کے گڑھے میں گرے جارہے ہیں اور نور ایمانی دلوں سے مفقود ہوتا جا رہا ہے اگر یہی ناگفتہ بہ حالت ہماری کچھ اور دنوں تک رہی تو یقیناً دنیا میں ہم ایک بالشت زمین پر بھی قابض ہونیکے قابل رہیں گے اور جو کچھ سوقت طوعاً و کرہاً ہمارے ہاتھوں میں ہے اس سے بھی محروم کردیئے جائینگے۔ خدا نے عزت و غلبہ کا دارومدار ایمان و اطاعت پر رکھا ہے و لله العزة ولرسوله وللمومنين۔ لسلئے میں نہیں کہہ سکتا کہ آئندہ ہماری زندگی کس زبوں حالت و کس مپرسی میں گذریگی۔

صحابہ کرام میں جذبۂ ایمانی و حب نبوی کا صحیح نقشہ اس واقعہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ جب رسول امی فداہ ابی و امی نے انکی قلت اور ظاہری ست حالت کو دیکھکر ضعف و کمزوری کا اندازہ لگایا اور جس سے آپ رنجیدہ خاطر ہوئے اور صحابہ کرام کو بھی جب اسکا احساس ہوا اور آنحضور صلعم کا مطلب سمجھے تو بے اختیار ہوکر بولے اے اللہ کے رسول واللہ ہم قوم موسیٰ کی طرح سے بزدل و نافرمان نہیں ہیں کہ جب انکو جہاد کا حکم دیا گیا تو کہا اِذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا اِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُوْنَ اے موسیٰ تم اپنے رب کو ساتھ لیکر جہاد کرنے جاؤ ہم جہاد کرنے کیلئے نہیں ہیں ہم تو یہیں بیٹھے رہیں گے۔ اے اللہ کے محبوب ہم تو اگر آپ اسی وقت دہکتی ہوئی آگ میں گھس جانے کو ارشاد فرمائیں تو بلا خوف آپ پر قربان ہونے کو تیار ہیں اگر آپ اس بحر ناپیدا کنار میں کود جانے کو کہیں تو بلا خطر ہم آپ پر نچھاور ہونے کو فخر سمجھتے ہیں۔ یقیناً یہ جذبات سے معمور کلمات انکے دل سے نکل رہے تھے ان کے دلمیں حب نبوی موجزن تھا وہ چاہتے تھے کہ اگر ایک طرف جسم راہ خدا میں خاک و خون میں لوٹتا ہو تو دوسری طرف روح صدائے رب کی طرف لبیک کہتی ہوئی پرواز کررہی ہو۔ یہی وجہ تھی کہ انھوں نے جس طرف قدم نکالا تمام مادی طاقتوں کو پامال کردیا۔

جدہر دست ہمت بڑھایا سب کو مطیع کرلیا جدہر نظر اٹھالی انکو مسحور کردیا۔ جدہر رخ کیا فتح وکامرانی نے ان کا استقبال کیا۔ جہاں اللہ اکبر کا فلک شگاف نعرہ بلند کیا کائنات قدرت کو پاش پاش اور ریزہ ریزہ کردیا اسی سلسلے کی ایک کڑی جنگ یرموک بھی ہے جس کے کچھ واقعات آج پیش کرنا چاہتا ہوں جس میں اہل بصیرت واصحاب نظر کیلئے بہت سی عبرتیں ہیں جس میں اخوت ومساوات کی چمکتی ہوئی بہت سی نظیریں ہیں اور جس میں جذبۂ اطاعت وجانبازی پیدا کرنے کے بہت سے نسخے ہیں۔

جنگ یرموک کے اصلی اسباب

آہ! شرجیل بن عمرو غسانی کے دربار میں حضرت حارث بن عمیرؓ کا شہید ہوجانا کتنا دل دوز واقعہ تھا اسی بدبخت نے یہ ناقابل پاداش گناہ کرکے اہل اسلام کے دلوں کو زخمی کردیا تھا۔ رسول اللہ کے قلب کو مغموم کردیا تھا۔ تمام مسلمانوں کے دلوں میں جوش انتقام موجزن تھا۔ ہر مسلمان جذبۂ اخوت سے متاثر ہوکر ناقابل برداشت صبر کرتے ہوئے حکم جہاد کا منتظر تھا۔ اشداء علی الکفار رحماء بینھم کی صحیح تصویر دلوں میں کھنچ رہی تھی۔ بالآخر حضور سرور دوعالم بھی مجبور ہوکر جہاد کا پیغام سناتے ہیں مسلمان جذبہ انتقام اور جوش شہادت سے معمور معمولی جمعیت میں زید بن حارثہ کے ماتحت مقام موتہ کیطرف روانہ ہوتے ہیں وہاں بے پناہ رومی لشکروں سے مقابلہ ہوتا ہے جنکی تعداد ایک لاکھ سے کچھ کم نہ تھی۔ اس جنگ میں حضرت زید بن حارثہ اور جعفر طیار جیسے شجاعان اسلام جام شہادت نوش فرماتے ہیں۔

اللہ اکبر ابھی مسلمانوں کے دلوں سے حارث بن عمیر کی شہادت کا زخم مندمل بھی نہ ہونے پایا تھا کہ اس پر دردواقعہ نے اس پر نمک پاشی کی اور وہ پھر ہرا ہوگیا۔ مسلمانوں کے دلوں میں جوش انتقام اور زیادہ مشتعل ہوجاتا ہے۔ حضور سرور کونین کو ناقابل برداشت رنج پہنچتا ہے۔ آپ اپنے دست مبارک سے سریہ اسامہ کو مرتب کرتے ہیں۔ مگر آہ! ابھی حضور کا دست مبارک اس سے ہٹا نہ تھا کہ آپ اللھم الرفیق الاعلیٰ کہتے ہوئے اپنے محبوب حقیقی کی طرف رحلت فرماتے ہیں۔ لیکن کیا یہ جماعت جو ایسے مقدس ہاتھ سے مرتب ہوئی تھی اسکو کوئی چیز مانع ہوسکتی تھی؟۔ چنانچہ حضرت صدیق اکبر سب سے پہلے خطبہ خلافت میں بھی فرماتے ہیں کہ اے مسلمانوں واللہ میں اس فوج کو جسکو ہمارے حضورؐ نے اپنے ہاتھوں سے تیار کیا ہے۔ نہیں روک سکتا خواہ اس راستے میں مجھے کتنی ہی تکلیفوں کا سامنا کیوں نہ کرنا پڑے۔ چنانچہ آپ اسکو اس مہم پر روانہ کردیتے ہیں جس کیلئے تیار کیا گیا تھا اگرچہ مقتضائے وقت اس کی اجازت نہ دیتا تھا۔ جب یہ جماعت ناکافی ہوئی اور نئے سلسلے سے ایک بڑی فوج بھیجنے کی ضرورت ہوئی تو حضرت صدیق نے تقریباً ۳۲ ہزار کی ایک بڑی فوج مختلف امراء کے ماتحت ملک شام کے مختلف اطراف میں حملہ کرنے کیلئے بھیجا۔ جب ہرقل کو یہ معلوم ہوا تو اس نے یہ کوشش کی کہ علیحدہ علیحدہ ہر اسلامی فوج کا اس سے کئی گنا زائد فوج سے مقابلہ کیا جائے اور وہ ایک جگہ پھر مجتمع نہ ہوسکیں اس طرح انکی تمام قوت ٹوٹ جائیگی اور ہمیشہ کیلئے پست ہوجائینگے۔ جب مسلمانوں کو یہ خبر پہنچی اور انکو ہرقل کا یہ ارادہ معلوم ہوا تو باہم خط وکتابت کرکے خلیفہ کو اس سے مطلع کیا حضرت ابوبکرؓ نے سب کو ایک جگہ مقام یرموک میں جمع ہونے کا حکم دیا۔

جنگ یرموک

جب مسلمان یرموک میں پہنچ گئے اور عیسائیوں کو اسکی خبر ہوئی تو وہ بھی ڈھائی لاکھ کی جمعیت میں یرموک میں پہنچ گئے۔ انھوں نے وہاں پر ایسی جگہ متعین کی کہ پشت کی جانب پہاڑ تھا اور

دوسری طرف دریا موجیں لے رہا تھا اور سامنے مسلمان تھے اس جگہ کو اس لئے متعین کیا تھا تاکہ ہر شخص بھاگنے کا خیال چھوڑ کر نہایت شجاعت اور ہمت سے لڑکر مسلمانوں کا قلع قمع کرڈالے۔ مسلمان عیسائیوں کی اس طرح کثرت دیکھکر کچھ گھبرائے اور خلیفہ سے امداد طلب کی حضرت ابوبکرؓ نے حضرت خالد کو جو کہ عراق کی مہم پر تھے حکم دیا کہ فوراً دس ہزار فوج لیکر یرموک پہنچیں چنانچہ حضرت خالد یرموک آئے لیکن وہاں کی حالت دیکھکر سخت متعجب ہوئے کہ اسلامی فوج اپنے امیر کے ماتحت جدا جدا جنگ کر رہی ہیں اور کچھ فائدہ نہیں ہوتا ہے اور اگر کچھ دنوں اور یہی حالت رہی تو یقیناً بہت نقصان ہوگا اور ہم اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوسکتے۔

فتح وظفر کا اصلی سبب اتحاد ہے

چنانچہ انھوں نے سب امیروں کو ایک جگہ جمع کیا اور ایک نہایت عمدہ و ولولہ انگیز اور پر جوش تقریر کی جس میں بیان کیا کہ اے مسلمانوں یہ وقت تکبر اور عجب کا نہیں ہے ہم حق اور باطل کے درمیان فیصلہ کرنے آئے تھے اور اگر ہماری یہی حالت رہی تو ہم کبھی کامیاب نہیں ہوسکتے اپنے دلوں سے فخر و تکبر کو نکال کر صرف ایک امیر کے ماتحت ہوجاؤ اور ایک جگہ مجتمع ہوکر لڑو۔ ہر سردار باری باری امیر بنے اسلئے میں خواہش کرتا ہوں کہ آج کی سپہ سالاری میرے سپرد کردی جائے چنانچہ سبھوں نے اسکو منظور کرکے حضرت خالد کو سپہ سالار عام بنادیا۔ حضرت خالد نے تمام فوج کو اس طرح ترتیب دیا کہ آج تک عربی فوج اسطرح کبھی مرتب نہ ہوئی تھی حتیٰ کہ رومی جو اس زمانے کے ماہر فن تھے اس ترتیب پر تعجب کر رہے تھے چند دستہ کو میمنہ میں اور چند میسرہ میں اور اٹھارہ دستہ قلب میں متعین کیا۔ قلب کے تیر بازوں کو تیر اندازی کا حکم دیا کیونکہ یہی سنت تھی اس کے بعد اللہ اکبر کے فلک شگاف نعروں کے ساتھ عام ہلہ بولدیا۔ یہ حملہ اتنا سخت تھا کہ رومی سوار فوج گھبرا گئی اس کے قدم اکھڑ گئے جب مسلمانوں نے اسکو محسوس کیا انھوں نے خود ایک طرف راستہ چھوڑدیا چنانچہ رومی سوار فوج وہاں سے نکل گئی اس کے بعد مسلمانوں نے پھر ایک زبردست حملہ رومی پیادہ فوج پر کیا انھوں نے کچھ دیرڈٹ کر مقابلہ کیا لیکن جب سواروں کو بھاگتے دیکھا تو ان میں بھی ضعف آگیا وہ بھی پیچھے ہٹے۔ لیکن چونکہ ان کی پشت پر پہاڑ تھا راستہ نہ ملا وہ دریا کی طرف پلٹے وہ اس طرح خوفزدہ ہوگئے تھے ان کو خود خبر نہ تھی کہ کدھر جارہے ہیں چنانچہ وہ طبری کے بیان کے مطابق سوا لاکھ دریا میں گرکر غرق ہوگئے۔

جوش اسلامی کا نظارہ

یہ جنگ دن اور رات بھر ہوتی رہی۔ حضرت خالد سپہ سالار اسلام لڑتے لڑتے عیسائیوں کے سردار کے خیمہ میں پہنچ گئے اور گھس کر بیٹھ گئے رومیوں نے جب حضرت خالد کو دیکھا تو گرفتار کرنے کی فکر میں لگ گئے اور نہایت شجاعت اور جوش سے لڑنے لگے۔ حضرت عکرمہ بھی پاس ہی لڑرہے تھے یہ کیفیت دیکھکر چلاکر بولے کہ اے مسلمانوں تم کہاں ہو۔ تمہارا سردار ابھی گرفتار ہوا چاہتا ہے۔ آؤ اپنے سردار کے بچانے اور ناموس اسلام پر قربان ہونے کو تیار ہوجاؤ کون ہے جو میرے ہاتھ پر موت کی بیعت کرتا ہے یہ سنکر حضرت حارث اور ضرار چار سو مجاہدین کی معیت میں موت کی بیعت کرتے ہیں اور حضرت خالد کے اردگرد اس طرح ہمت و شجاعت سے لڑتے ہیں کہ باوجود جسم زخموں سے چور چور ہونے کے تلوار ہاتھ سے نہیں ڈالتے

ہیں بالآخر صبح ہوتے ہوتے ان میں سے اکثر جام شہادت کا پرکیف شربت پی لیتے ہیں

فتح جب صبح ہوئی تو میدان رومیوں سے صاف تھا۔ حضرت خالد کے پاس عکرمہ اور انکے بیٹے جو حیات کی آخری سانس لے رہے تھے لائے جاتے ہیں حضرت خالد جوش محبت اور جذبۂ اخوت سے بیقرار ہو کر لپٹ جاتے ہیں اور نہایت غمگین لہجہ میں شدت بیقراری کے ساتھ ہی ساتھ اللہ کے سپرد کرتے ہیں اور ان کی روح عالم قدس کی طرف پرواز کر جاتی ہے ابھی مال غنیمت کے جمع کرنے اور فتح کی خوشی منانے کو زیادہ لمحہ نہ گذرا تھا کہ خلیفہ وقت حضرت ابوبکر صدیق کی وفات کی خبر نے اس خوشی کو غم میں تبدیل کر دیا۔

ترقی کا لائحہ عمل اس واقعہ سے ظاہراً جنگ کے حالات معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن حقیقت میں اگر غور کیا جائے تو ہماری اس زبوں حالت کی اصلاح و درستگی کیلئے بہت سے احکام معلوم ہوتے ہیں۔ یہ واقعہ ہم کو بتلاتا ہے کہ مسلمانوں کو کبھی کثرت اعدا سے خائف نہ ہونا چاہئے بلکہ نہایت تدبر اور ہمت و استقلال سے ان کی تکالیف کے دفعیہ کی کوشش کرنی چاہئے یہ واقعہ ہم کو بتلاتا ہے کہ مسلمانوں کو ہمیشہ منظم ہو کر اپنی طاقت مضبوط کرنی چاہئے۔ یہ واقعہ ہم کو بتاتا ہے کہ اخوت و مساوات عین فتح کی نشانی ہے۔ اس واقعہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ کوئی جماعت اسوقت تک اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتی جبتک انمیں اتحاد و اتفاق نہ ہو جائے۔

آہ آج ہماری کیا حالت ہے۔ ہم نے اپنے دل سے ہمت و استقلال کے مادہ کو فوت کر دیا ہے۔ اسلئے ہم خائف ہیں۔ آج ہمنے اتحاد و اتفاق کے بجائے نفاق و شقاق کو اپنا شعار بنا لیا ہے یہی وجہ ہے کہ آج ہمارا کوئی فرد بھی منظم نظر نہیں آتا ہے۔ اخوت و مساوات سے تو ہم کو چڑ ہے آج ہر شخص قومی مفاخرہ و مناظرہ میں رطب اللسان نظر آرہا ہے۔ پھر شکایت یہ ہے کہ ہم تباہ ہو رہے ہیں مٹے جا رہے ہیں۔ کافروں نے ہم کو تنگ کر دیا ہے۔ دوستو! اگر اب تم میں بیداری آچکی ہے اب پھر ویسے ہی حاکم بننا چاہتے ہو تو حقیقۃً "مومن ہو جاؤ۔ اور اپنے اندر وہی اسپرٹ پیدا کر لو جسکو "عرب کے بدوؤں نے" پیدا کر کے قیصر و کسریٰ جیسے شاہان عالم کو تباہ کر ڈالا تھا۔ آہ ؎

کبھی زمانے میں ڈالا تھا غلغلہ جس نے ✤ وہ نام زینت عنوان داستاں نہ رہا
گلہ ہے بخت کی نیرنگیوں سے لاحاصل ✤ عبث ہے شکوہ کہ گنبد پہ گرد گاں نہ رہا

پتے نہیں بدلے جائیں گے۔ آپ لوگوں کو اچھی طرح معلوم ہے کہ محدث کوئی تجارتی رسالہ نہیں ہے محض آپ لوگوں سے محصولڈاک کا خرچ لیا جاتا ہے لیکن پھر بھی بعض حضرات بار بار اپنے پتے بدلوا کر چھپی چٹوں کو بیکار کر دیتے ہیں اور پھر نئی چٹیں چھپوا کر ہمکو خواہ مخواہ زیر بار کرتے ہیں اسلئے اطلاعاً اعلان کیا جاتا ہے کہ اب آئندہ سے ہم کوئی پتہ تبدیل نہیں کرینگے۔ بلکہ جس صاحب کو اپنا پتہ بدلوانا ہو وہ بجائے دفتر محدث میں اطلاع دینے کے براہ راست اپنے یہاں کے ڈاکخانے میں لکھکر بھیجدیں کہ اب میری ڈاک اس پتہ پر بھیجی جائے اور نیچے اپنا وہ پتہ لکھدیں جس پتہ پر منگوانا چاہتے ہوں ہمارے دفتر میں اب تبدیل پتہ کی اطلاعات پر ہرگز توجہ نہیں کی جائیگی خریداران محدث مطلع رہیں۔ نیجر